

## خطبہ (۷۰)

(۷۰) وَمِنْ خُطْبَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اس میں آپؐ نے لوگوں کو پیغمبر ﷺ پر صلوات بھیجنے کا طریقہ بتایا ہے  
اے اللہ! اے فرش زمین کے بچھانے والے اور  
بلند آسمانوں کو (بغیر سہارے کے) روکنے والے! دلوں  
کو اچھی اور بُری فطرت پر پیدا کرنے والے! اپنی  
پاکیزہ رحمتیں اور بڑھنے والی برکتیں قرار دے اپنے عبد اور رسول  
محمد ﷺ کیلئے جو پہلی (نبوتوں کے) ختم کرنے والے اور  
بند (دل) کھولنے والے اور حق کے زور سے اعلانِ حق  
کرنے والے، باطل کی طغیانوں کو دبانے والے اور  
ضلالت کے حملوں کو کچلنے والے تھے۔

جیسا ان پر (ذمہ داری کا) بوجھ عائد کیا گیا تھا اس کو انہوں نے  
اٹھایا، (تیرے امر کے ساتھ قیام کیا) اور تیری خوشنودیوں کی طرف  
بڑھنے کیلئے مضبوطی سے جم کر کھڑے ہو گئے۔ نہ آگے بڑھنے سے منہ  
موڑا، نہ ارادے میں کمزوری کو راہ دی۔ وہ تیری وحی کے حافظ اور  
تیرے پیمان کے محافظ تھے اور تیرے حکموں کے پھیلانے کی دھن  
میں لگے رہنے والے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے روشنی ڈھونڈنے  
والے کیلئے شعلے بھڑکا دیئے اور اندھیرے میں بھٹکنے والے کیلئے راستہ  
روشن کر دیا۔ فتنوں فسادوں میں سرگرمیوں کے بعد دلوں نے آپؐ کی  
وجہ سے ہدایت پائی۔ انہوں نے راہ دکھانے والے نشانات قائم کئے،  
روشن و تابندہ احکام جاری کئے۔ وہ تیرے امین، معتمد اور تیرے علمِ مخفی  
کے خزانہ دار تھے اور قیامت کے دن تیرے گواہ اور تیرے پیغمبر برحق  
اور خلق کی طرف فرستادہ رسول تھے۔

خدایا! ان کی منزل کو اپنے زیر سایہ وسیع و کشادہ بنا اور اپنے فضل  
سے انہیں دہرے حسنات عطا کر۔

عَلَّمَهَا النَّاسَ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ  
اللَّهُمَّ دَاخِجِ الْمُدْحُوَاتِ، وَ دَاعِمَ  
الْمُسْتَوْكَاتِ، وَ جَابِلِ الْقُلُوبِ عَلَى فِطْرَتِهَا:  
شَقِيهَا وَ سَعِيدِهَا، اجْعَلْ شَرَائِفَ  
صَلَوَاتِكَ، وَ نَوَامِي بَرَكَاتِكَ، عَلَى مُحَمَّدٍ  
عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ، الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَ  
الْفَاتِحِ لِمَا انْغَلَقَ، وَ الْمُعْلِنِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ،  
وَ الدَّافِعِ جَبِشَاتِ الْاَبَاطِيلِ، وَ الدَّامِعِ  
صَوْلَاتِ الْاَضَالِيلِ۔

كَمَا حَبَلٌ فَاضْطَلَعَ قَائِمًا بِأَمْرِكَ،  
مُسْتَوْفِدًا فِي مَرَضَاتِكَ، غَيْرَ نَاكِلٍ عَنِ  
قُدْرٍ، وَ لَا وَاةٍ فِي عَزْمٍ، وَ اَعْيَا لَوْحِيكَ،  
حَافِظًا لِعَهْدِكَ، مَاضِيًا عَلَى نَفَاذِ  
أَمْرِكَ حَتَّى أَوْزَى قَبَسَ الْقَابِسِ،  
وَ اَضَاءَ الطَّرِيقَ لِلْخَابِطِ،  
وَ هُدَيْتَ بِهِ الْقُلُوبَ بَعْدَ حَوْضَاتِ  
الْفِتَنِ وَ الْاَثَامِ، وَ اَقَامَ مُوضِحَاتِ  
الْاَعْلَامِ وَ نَيِّرَاتِ الْاَحْكَامِ، فَهُوَ اَمِينُكَ  
الْمَأْمُونُ، وَ خَازِنُ عَلَيْكَ الْمَخْرُوفِ، وَ  
شَهِيدُكَ يَوْمَ الدِّينِ، وَ بَعِيثُكَ بِالْحَقِّ، وَ  
رَسُولُكَ اِلَى الْخَلْقِ۔

اللَّهُمَّ اَفْسَحْ لَهُ مَفْسَحًا فِي ظِلِّكَ، وَ  
اَجْزِهِ مَضَاعِفَاتِ الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِكَ۔

خداوند! تمام بنیاد قائم کرنے والوں کی عمارت پر ان کی بنا کردہ عمارت کو فوقیت عطا کرو اور انہیں باعزت مرتبے سے سرفراز کرو اور ان کے نور کو پورا پورا فروغ دے اور انہیں رسالت کے صلہ میں شہادت کی قبولیت و پذیرائی اور قول و سخن کی پسندیدگی عطا کر۔ جب کہ آپ کی باتیں سراپا عدل اور فیصلے حق و باطل کو چھانٹنے والے ہیں۔

اے اللہ! ہمیں بھی ان کے ساتھ خوشگوار و پاکیزہ زندگی اور منزلِ نعمات میں یکجا کر اور مرغوب و دل پسند خواہشوں اور لذتوں اور آسائش و فارغ البالی اور شرف و کرامت کے تحفوں میں شریک بنا۔

---☆☆---

### خطبہ (۷۱)

جمل کے موقعہ پر جب مروان بن حکم ملگرفنار گیا تو اس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے خواہش کی کہ وہ امیر المومنین علیہ السلام سے اس کی سفارش کریں۔ چنانچہ ان دونوں حضرات نے امیر المومنین سے اس سلسلہ میں بات چیت کی اور حضرت نے اسے رہا کر دیا۔ پھر دونوں شہزادوں نے کہا کہ: یا امیر المومنین! یہ آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہے، تو حضرت علی علیہ السلام نے اس کے متعلق فرمایا:

کیا اس نے عثمان کے قتل ہو جانے کے بعد میری بیعت نہیں کی تھی؟ اب مجھے اسکی بیعت کی ضرورت نہیں۔ یہ یہودی قسم کا ہاتھ ہے۔ اگر ہاتھ سے بیعت کریگا تو ذلیل طریقے سے توڑ بھی دیگا۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ بھی اتنی دیر کہ کتابی ناک چائے سے فارغ ہو، حکومت کرے گا اور اس کے چار بیٹے بھی حکمران ہوں گے اور اُمت اس کے اور اس کے بیٹوں کے ہاتھوں سے سختیوں کے دن دیکھے گی۔

---☆☆---

اللَّهُمَّ اَعْلِ عَلٰى بِنَاءِ الْبَانِيْنَ بِنَائِهِ، وَ اَكْرِمُ لَدَيْكَ مَنْزِلَتَهُ، وَ اَثِمُ لَهُ نُورَهُ، وَ اجْزِهِ مِنْ ابْتِعَاثِكَ لَهُ مَقْبُولَ الشَّهَادَةِ، مَرْضٰى الْمَقَالَةِ، ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ، وَ خُطَّةٍ فَصْلٍ.

اللَّهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَتَهُ فِي بَرِّ الْعَيْشِ، وَ قَرَارِ النُّعْمَةِ، وَ مَنَى الشَّهَوَاتِ، وَ اَهْوَاءِ اللَّذَاتِ. وَ رَخَاءِ الدَّعَةِ وَ مُنْتَهَى الطَّبَآئِنَةِ، وَ تَحَفِ الْكِرَامَةِ.

---☆☆---

### (۷۱) وَمِنْ كَلَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَالَ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكْمِ بِالْبَصْرَةِ قَالُوا: اُجِدْ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكْمِ اَسِيْرًا يَوْمَ الْجَمَلِ، فَاسْتَشْفَعِ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِلَى امِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَكَلَّمَاهُ فِيهِ فَخَلَّى سَيْلَهُ: فَقَالَ لَهُ يُبَايِعُكَ يَا امِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

اَوْ لَمْ يُبَايِعْنِيْ بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ؟ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ بَيْعَتِهِ! اِنَّهَا كَفُّ يَهُودِيَّةٍ، لَوْ بَايَعْنِيْ بِكَفِّهِ لَعَدَرَ بِسَبْتِنِهِ. اَمَا اِنَّ لَهُ امْرَاةً كَالْعَقَةِ الْكَلْبِ اَنْفَهُ، وَ هُوَ اَبُو الْاَكْبُشِ الْاَرْبَعَةِ، وَ سَتَلَقِيْ الْاُمَّةَ مِنْهُ وَ مِنْ وَلَدِهِ يَوْمًا اَحْصَرَ!

---☆☆---